

## 50693 - صرف لیلة القدر میں ہی تہجد کی ادائیگی کا حکم

### سوال

صرف لیلة القدر میں تہجد کی ادائیگی کا حکم کیا ہے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

لیلة القدر میں عبادت کرنے کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہے، ہمارے رب تبارک و تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ: جس نے ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے لیلة القدر کا قیام کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو لیلة القدر میں نازل کیا ہے، اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلة القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں فرشتے اور روح (جبریل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے ہر سلامتی کا امر لے کر نازل ہوتے ہیں، یہ طلوع فجر تک ہے القدر (1 - 5)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے لیلة القدر کا قیام کیا اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1901) صحیح مسلم حدیث نمبر (760)۔

ایمانا: یعنی اس کی فضیلت اور مشروعیت پر ایمان رکھتے ہوئے۔

واحتمسابا: اللہ تعالیٰ کے لیے خالص نیت کر کے۔

دوم:

علماء کرام نے لیلة القدر کی تحدید میں اختلاف کیا ہے اور اس میں بہت سے قول ہے، حتیٰ کہ اقوال کی تعداد چالیس تک پہنچ جاتی ہے، جیسا کہ فتح الباری میں ہے، اور ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب قول یہ ہے کہ یہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی تاك راتوں میں ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم لیلة القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی تاك راتوں میں تلاش کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2017 ) مندرجہ بالا الفاظ بخاری کے ہیں، صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1169 )۔

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ باب باندھا ہے: آخری عشرہ کی تاك راتوں میں لیلة القدر تلاش کرنے کا باب "

اس رات کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ مسلمان شخص نشیط اور چست رہے تا کہ وہ پوری آخری عشرہ کی عبادت کرنے کی جدوجہد کرے، اور جمعہ کے دن دعاء کی قبولیت کے وقت کی عدم تحدید کی حکمت بھی یہی ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ناموں کو ننانوے ناموں کی عدم تحدید کی حکمت بھی یہی ہے، جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جس نے انہیں شمار کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2736 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2677 )

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

ان کا - یعنی امام بخاری - یہ کہنا کہ: آخری عشرہ کی تاك راتوں میں لیلة القدر کو تلاش کرنے کا باب "

اس عنوان میں یہ اشارہ ہے کہ راجح یہی ہے کہ لیلة القدر رمضان المبارک میں منحصر ہے، اور پھر وہ بھی رمضان کے آخری عشرہ میں، اور خاص کر آخری عشرہ کی تاك راتوں میں، اس کی کسی معین رات میں نہیں، مجموعی طور پر احادیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔

دیکھیں: فتح الباری ( 4 / 260 )۔

اور دوسری جگہ پر حافظ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

علماء رحمہم اللہ کا کہنا ہے: لیلة القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ: تا کہ اسے حاصل کرنے کی کوشش

اور جدوجہد کی جائے، بخلاف اس کے اگر یہ رات معین کر دی جاتی تو لوگ اس پر ہی اقتصر کرتے، جیسا کہ جمعہ کے دن قبولیت کے وقت کو مخفی رکھا گیا ہے۔

دیکھیں: فتح الباری ( 4 / 266 )۔

سوم:

اور اس بنا پر کسی ایک کے لیے بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ یقینی اور بالجزم کسی رات کو لیلة القدر قرار دے، اور خاص کر جب ہمیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس کے متعلق خبر دینا چاہی تو پھر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا علم اٹھا لیا ہے۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیلة القدر کا بتانے کے لیے نکلے تو مسلمانوں میں سے دو اشخاص کو جھگڑتے ہوئے پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" میں تمہیں لیلة القدر کا بتانے نکلا تھا، اور فلاں فلاں شخص جھگڑا کر رہے تھے تو یہ اٹھا لی گئی، اور ہو سکتا ہے یہ تمہارے لیے بہتر ہو، اسے تم سات، نو، اور پانچ میں تلاش کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 49 )۔

تلاخی: یعنی تنازع اور جھگڑا کر رہے تھے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

رمضان المبارک کی کسی رات کی تخصیص کرنا کہ وہ لیلة القدر ہے، اس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت ہے جو دوسری راتوں سے اس کی تعیین کرتی ہو، لیکن آخری عشرہ کی تاك راتوں میں اس کے زیادہ چانس ہیں اور ستائیسویں رات لیلة القدر کے حق میں زیادہ ہے، جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کا احادیث میں ذکر آیا ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 10 / 413 )۔

اس لیے مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ کسی معین رات کو لیلة القدر قرار دے لے کیونکہ ایسا کرنے میں ایسی چیز کو قطعی اور لازم کرنا ہے جسے لازم کرنا ممکن نہیں؛ اور پھر اس میں اپنے آپ سے خیر و بہلائی بھی فوت ہو جاتی ہے، ہو سکتا لیلة القدر اکیسویں، یا تئیسویں، یا انتیسویں رات ہو، اور اگر اس نے صرف ستائیسویں رات کا قیام کیا تو اس سے بہت ساری خیر و بہلائی ضائع ہو گئی، اور اسے یہ بابرکت رات نہ مل سکی۔

اس لیے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ سارا رمضان ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی کوشش اور جدوجہد کرے، اور خاص کر آخری عشرہ میں اور بھی زیادہ اہتمام کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بھی یہی تھا۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے اور اور رات کو بیدار ہوتے، اور اپنے اہل و عیال کو بیدار کرتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2024 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1174 )

واللہ اعلم .